سورة الحشر

آيات : 11 - 14

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ
اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا
يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾
لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ
وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ
قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۚ ﴿۱۴﴾

مطالعہ حدیث

- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
- مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنْ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
- نبی ﷺ ارشاد فرمایا کہ :

جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً (زبردستی) لے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سات زمینوں کا طوق اسکی گردن میں ڈالے گا

آیات 1-4: بنی نضیر کے خلاف فردِ جرم کہ انہوں نے اللہ اسکے رسولؐ اور اسلامی ریاست کے خلاف معاہدہ ہوتے ہوئے دشمنی اختیار کی

آیات 6-10: جلاوطنی کے نتیجے میں ملنے والے اموالِ فئے کی تقسیم کے احکام اور انکی (6) مدات

آیات 11-17 حق و باطل کی اس کشمکش میں منافقین کی منافقت کے اسباب کی نشاندہی

آیت 18-24 ایمان کے دعوے داروں کو خطاب اور سامانِ نصیحت - حقیقی ایمان سے بہرہ ور ہونے کی تلقین - قران کی توصیف اور اللہ کے اوصاف جلال و جمال

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ كَفَرُوا

اَلَمْ تَرَ - کیا نہیں دیکھا تم نے

اِلَى الَّذِيْنَ - ان لوگوں کو

نَافَقُوْا - جنہوں نے منافقت کی

- نَافَقَ يُنَافِقُ ، نِفاقًا و مُنافَقَةً منافق ہونا، منافقت کرنا

يَقُوْلُوْنَ - وہ کہتے ہیں

لِاِخْوَانِهِمُ - اپنے بھائیوں سے

كَفَرُوا - جو کافر ہیں

جو کفر میں، موالات اور دوستی میں انکے بھائی ہیں

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ - اہلِ کتاب میں سے

لَئِنْ - (لَ اِنْ) - اگر

لَ: لام تاکید

اِنْ: اگر حرف شرط

اُخْرِجْتُمْ - تمھیں نکالا گیا (تو)

لَنَخْرُجَنَّ - ضرور ہم بھی نکلیں گے

لَ: لام تاکید

نَخْرُجَنَّ: مضارع تاکید

- خَرَجَ - نکلنا
- اَخْرَجَ - نکالنا

اردو میں: خروج، مخرج، خراج، خرج (جو بگڑ کر خرچ بن گیا ہے)

مَعَكُمْ - تمھارے ساتھ

وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا

وَلَا -اور نہ

نُطِيْعُ - ہم مانیں گے

فِيْكُمْ - اس (بارے) میں

اَحَدًا - کسی کی

اَبَدًا - کبھی بھی

طَاعَ يَطُوْعُ، طَوْعًا و طَاعَةً

حکم ماننا، اطاعت کرنا

- **ابد**: وہ زمانہ دراز جسکو حصوں میں تقسیم نہ کیا جاسکے
- مسلسل جاری رہنے والی مدت

زمانے سے متعلق قرآن میں الفاظ

- **دَھر** : ابتدائے وقت (جب سے کائنات بنی) سے لیکر اسکے اختتام تک۔ دھر ہر چیز پر گذرتا ہے اور اس پر غالب آتا ہے

لَا تَسُبُّوا الدَّھرَ فَإِنَّ اللهَ قَالَ: أَنَا الدَّھرُ

- **عَصْر** : بنی نوع انسان کی پیدائش سے لیکر قیامت تک کا عرصہ (دوسرے معنی۔ دن کا آخری حصہ، تیزی سے گذرتا ہوا وقت، طویل زمانہ)
- **قَرْن** : سو سال کا عرصہ (اور اس زمانے کے لوگ بھی)، ایک نسل کے لوگ اور انکا عرصہ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَى
- **حُقْبَة**: 80 سال کا عرصہ یا اس سے زائد مدت، طویل اور غیر معینہ مدت
- گردش زمانہ کیلیئے قرآن میں محاورہ رَيْبَ الْمَنُونِ (حوادث زمانہ)

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ

وقت سے متعلق قرآن میں الفاظ

- وقت (Time): معرف لفظ - معلوم زمانہ، طے شدہ وقت
- حِین : وہ وقت جب کوئی خبر پہنچے یا کوئی چیز حاصل ہو

وَّلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ 2/36

- اٰن: وقت آ پہنچنا۔ کسی چیز کا اپنی انتہا/ پختگی کو پہنچ جانا(اَلْئٰنَ ۔ موجودہ وقت)

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنكُمْ - اب اللہ نے تمہارا بوجھ ہلکا کردیا

- اجل: وقتِ مقررہ۔ موجودہ وقت سے لیکر مقررہ وقت تک کی درمیانی مدت

إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ 71/4 قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا

- اٰنف (اٰنفا): ابھی ابھی ــ موجودہ وقت سے ذرا پہلے، آغاز میں

وَّاِنۡ قُوۡتِلۡتُمۡ لَنَنۡصُرَنَّكُمۡ

وَّاِنۡ - اور اگر

قُوۡتِلۡتُمۡ - لڑائی کی گئی تم سے

- قَتَلَ يَقْتُلُ ، قَتْلاً : کسی کو مار ڈالنا
- قِتال : ایسی لڑائی جس میں ایک دوسرے کو مار ڈالنے کا ارادہ ہو

لَنَنۡصُرَنَّكُمۡ - ضرور ہم مدد کریں گے تمھاری

لَ : لام تاکید

نَنۡصُرَنَّك : مضارع تاکید

- عربی میں سب سے زیادہ تاکید کا اسلوب

ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١١﴾

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

يَشْهَدُ - گواہی دیتا ہے

اِنَّهُمْ - بلاشبہ وہ

لَكٰذِبُوْنَ - یقیناً جھوٹے ہیں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ
اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾

کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جنہوں نے منافقت کی روش اختیار کی وہ کہتے ہیں
اپنے بھائیوں سے جو کافر ہیں اہلِ کتاب میں سے کہ اگر تمھیں نکالا گیا تو ہم بھی
ضرور نکلیں گے تمھارے ساتھ اور بات نہ مانیں گے تمھارے بارے میں کسی
کی ہرگز۔ اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمھاری مدد کریں گے۔ جبکہ اللہ
گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ قطعاً جھوٹے ہیں۔

آیت 11

- جب رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کو مدینے سے نکل جانے کے لیے دس دن کا نوٹس دیا تو عبداللہ بن ابی اور دوسرے منافق لیڈروں نے انکو یہ کہلا بھیجا کہ ہم دوہزار آدمیوں کے ساتھ تمہاری مدد کو آئیں گے، اور بنی قریظہ اور بنی غطفان بھی تمہاری حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے، لہٰذا تم مسلمانوں کے مقابلے میں ڈٹ جاؤاور ہر گز ان کے آگے ہتھیار نہ ڈالو
- یہاں پہ مسلمانوں کو اطمینان دلایا کہ یہ بالکل بزدل اور جھوٹے ہیں۔ نہ جلا وطنی میں ساتھ دینے والے ہیں نہ جنگ میں اور اگر جنگ میں انہوں نے ان کا ساتھ دیا تو منہ کی کھائیں گے اور پھر کبھی ان کو منہ دکھانا نصیب نہ ہوگا
- آیتِ کریمہ میں منافقین کو اہل کتاب کا بھائی قرار دیا گیا ہے مفسرین کا استدلال کہ یہ منافق در حقیقت یہودی میں سے تھے جنھیں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا لیکن حقیقت میں یہ مومن نہیں تھے

لَئِنْ أُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ

لَئِنْ أُخْرِجُوْا - اگر وہ نکالے گئے

لَا يَخْرُجُوْنَ - نہ نکلیں گے یہ

مَعَهُمْ - ان کے ساتھ

وَلَئِنْ - اور اگر

قُوْتِلُوْا - اُن سے جنگ کی گئی

لَا - نہ

يَنْصُرُوْنَهُمْ - یہ اُن کی مدد کریں گے

وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢﴾

وَلَئِنْ - اور اگر

نَّصَرُوْهُمْ - وہ مدد کریں اِن کی

لَيُوَلُّنَّ -تو ضرور پھیر جائیں گے

- مادہ : ول ی
- تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى (متضاد معنیٰ کا حامل لفظ)
- ❶ دوست بنانا ❷ منہ پھیرنا

وَلَئِنۡ نَّصَرُوۡهُمۡ لَيُوَلُّنَّ الۡاَدۡبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۲﴾

الۡاَدۡبَار - پیٹھ - دُبُر کی جمع - قُبُل کی ضد - سامنے یا پہلے

- ہر چیز کا پچھلا حصہ - بعد کے معنوں میں بھی
- سَيُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَيُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ 54/45
- عنقریب یہ جتھا شکست کھا جائے گا اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگتے نظر آئیں گے
- وَالَّيۡلِ اِذۡ اَدۡبَرَ ﴿۳۳﴾ اور رات جب پیٹھ پھیرے
- لڑائی سے پیٹھ پھیرنے اور رات کے ڈھلنے سے اسمیں آخری وقت، انجام اور زوال کے معنی پائے جاتے ہیں

ثُمَّ - پھر

لَا يُنۡصَرُوۡنَ - نہ وہ کوئی مدد پائیں گے

لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا
يَنْصُرُونَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ۖ ثُمَّ لَا
يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾

اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے، اور اگر اُن
سے جنگ کی گئی تو یہ اُن کی ہرگز مدد نہ کریں گے، اور اگر یہ ان
کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے اور پھر کہیں سے کوئی
مدد نہ پائیں گے

آیت 12

- قرآن نے ان کے ایک ایک قول و قرار کی تکذیب کر دی کہ وقت آنے پر یہ اپنی ایک بات میں بھی سچے ثابت نہیں ہوں گے۔ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کا ساتھ نہیں دیں گے، اگر ان پر حملہ ہوا تو یہ ان کی حمایت میں اٹھنے والے نہیں ہیں اور اگر اٹھے تو منہ کی کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھائیں گے
- یہ پیشین گوئی ایک معجزۂ نبوت۔ پیشین گوئی کے مطابق واقعہ بھی یہی ہوا وقت پر کوئی بھی ان کے کام نہ آیا بنو نضیر، جلاوطن اور بنو قریظہ قتل اور اسیر کیئے گیئے، لیکن منافقین کسی کی مدد کو نہ پہنچے

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِىْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

لَ : لام تاکید، لام ابتدا، لام بے عمل

لَاَنْتُمْ - البتہ تم (اے مسلمانو!)

اَشَدُّ - شدید تر ہو

رَهْبَةً - ڈر یا خوف - (کے اعتبار سے)

- رَهْب : ایسا خوف جس میں اضطراب شامل ہو
- رَهْبانیت : خوف زدگان کا مسلک

فِىْ صُدُوْرِهِمْ - اُنکے دلوں میں

مِّنَ اللّٰهِ - اللہ (کے ڈر) سے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۳﴾

ذٰلِكَ - یہ

بِاَنَّهُمۡ - اس لیے ہے کہ

قَوۡمٌ - یہ لوگ (قوم)

لَّا - نہیں

يَفۡقَهُوۡنَ - سمجھ رکھتے مادہ : ف ق ھ

- فَقِهَ يَفقَهُ ، فِقْهًا و فَقَهًا سمجھنا
- فقه : (علم حاضر سے علم غائب تک رسائی) دین اور احکام شریعت کی سمجھ
- اردو میں : فقہ، فقیہہ، فقہا

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾

اِن کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے،
اس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

آیت 13

- ان منافقین کے میدان میں نہ آنے کی وجہ
- وجہ یہ نہیں ہے کہ یہ مسلمان ہیں، ان کے دل میں خدا کا خوف ہے اور اسکی باز پرس سے ڈرتے ہیں - وجہ یہ ہے کی
- کہ یہ اسلام اور محمد ﷺ کے لیے تمہاری محبت اور جانبازی اور فداکاری کو دیکھ کر اور تمہاری صفوں میں زبردست اتحاد دیکھ کر ان کے دل بیٹھ جاتے ہیں
- یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم اگرچہ مٹھی بھر ہو، مگر جس جذبہ شہادت نے تمہارے ایک ایک شخص کو سرفروش مجاہد بنا رکھا ہے اور جس تنظیم کی بدولت تم ایک فولادی جتھہ بن گئے ہو، اس سے ٹکرا کر یہودیوں کے ساتھ یہ بھی پاش پاش ہو جائیں گے
- اگر کسی کے دل میں خدا سے بڑھ کر کسی اور کا خوف ہو تو یہ دراصل خوف خدا کی نفی ہے رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ تَعَالَى

آیت 13

- یہ منافقین سوجھ بوجھ سے عاری کیوں ہیں؟
  - خدا کی طاقت بظاہر دکھائی نہیں دیتی۔ مگر انسانوں کی طاقت کھلی آنکھ سے نظر آتی ہے۔ اس بنا پر ظاہر پرست لوگوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ سے تو بے خوف رہتے ہیں مگر انسانوں میں اگر کوئی زور آور دکھائی دے تو وہ فوراً اُس سے ڈرنے کی ضرورت محسوس کرنے لگتے ہیں
  - خدا کے بارے میں ان کی بے شعوری انہیں ان کی دنیا کے بارے میں بھی بے شعور بنا دیتی ہے

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

لَا ۔ نہیں

يُقَاتِلُوْنَكُمْ - جنگ کریں گے تم سے

جَمِيْعًا - اکٹھے

اِلَّا ۔ مگر

فِيْ قُرًى ۔بستیوں میں

قَریہ : گاؤں یا بستی - اسکی جمع قُری

مُّحَصَّنَةٍ - قلعہ بند ۔ محصور کی گئ

احصن : بچانا حُصُون : قلعہ

اَوۡ مِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ

اَوۡ - یا

مِنۡ - سے

وَّرَآءِ - پیچھے

جُدُرٍ دیواروں کے

- جِدَار کی جمع
- جِدار : مکان یا قلعے کی دیواروں میں سے کوئی دیوار
- وَ اَمَّا الۡجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیۡنِ یَتِیۡمَیۡنِ

بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ

بَأْسُهُمْ - ان کی (لڑائی یا) مخالفت

بَأْس : لڑائی

بَيْنَهُمْ - آپس میں

شَدِيْدٌ - بڑی سخت ہے

تَحۡسَبُهُمۡ جَمِيۡعًا وَّقُلُوۡبُهُمۡ شَتّٰى

تَحۡسَبُهُمۡ - تم خیال کرتے ہو انھیں

جَمِيۡعًا - اکٹھا

وَّقُلُوۡبُهُمۡ - مگر ان کے دل

شَتّٰى - پھٹے ہوئے ہیں

- شَتّٰى : شیئت کی جمع : متفرّق
- شَتَّ : کسی چیز کا شیرازہ بکھرنا۔
- (اَلَّفَ کا متضاد) منتشر اجزاء کو اکٹھا کرنا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡقِلُوۡنَ ۚ ۱۴

ذٰلِكَ - یہ

بِاَنَّهُمۡ - اس لیے ہے کہ

قَوۡمٌ - یہ لوگ (قوم)

لَّا - نہیں

يَعۡقِلُوۡنَ - عقل رکھتے

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ
بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۚ﴿۱۴﴾

یہ کبھی اکٹھے ہو کر (کھلے میدان میں) تمہارا مقابلہ نہ کریں گے،
لڑیں گے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے
چھپ کر۔ یہ آپس کی مخالفت میں بڑے سخت ہیں۔ تم اِنہیں اکٹھا
سمجھتے ہو مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں یہ اس
لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل سے عاری ہیں

آیت 14

- منافقین کی دوسری کمزوری کا بیان
- یہ کہ منافقت کے سوا کوئی قدر مشترک ان کے درمیان نہ تھی جو ان کو ملا کر ایک مضبوط جتھا بنا دیتی
- ان کو جس چیز نے جمع کیا تھا وہ صرف یہ تھی کہ اپنے شہر میں باہر کے آئے ہوئے محمد ﷺ کی پیشوائی و فرمانروائی چلتے دیکھ کر ان سب کے دل جل رہے تھے، اور اپنے ہی ہم وطن انصاریوں کو مہاجرین کی پذیرائی کرتے دیکھ کر ان کے سینوں پر سانپ لوٹتے تھے
- اس حسد کی بنا پر وہ چاہتے تھے کہ سب مل جل کر اور آس پاس کے دشمنان اسلام سے ساز باز کر کے اس بیرونی اثر و اقتدار کو کسی طرح ختم کر دیں

آیت 14

- ان میں سے ہر ایک سردار کا جتھا الگ تھا۔ ہر ایک اپنی چودھراہٹ چاہتا تھا۔ کوئی کسی کا مخلص دوست نہ تھا۔ بلکہ ہر ایک کے دل میں دوسرے کے لیے اتنا بغض و حسد تھا کہ جسے وہ اپنا مشترک دشمن سمجھتے تھے اس کے مقابلے میں بھی وہ نہ آپس کی دشمنیاں بھول سکتے تھے، نہ ایک دوسرے کی جڑ کاٹنے سے باز رہ سکتے تھے
- اللہ تعالیٰ نے غزوہ بنی نضیر سے پہلے ہی منافقین کی اندرونی حالت کا تجزیہ کر کے مسلمانوں کو بتادیا کہ ان کی طرف سے فی الحقیقت کوئی خطرہ نہیں ہے، کہ جب تم بنی نضیر کا محاصرہ کرنے کے لیے نکلوگے تو یہ منافق سردار لشکر لے کر پیچھے سے تم پر حملہ کردیں گے اور ساتھ ساتھ بنی قریظہ اور بنی غطفان کو بھی تم پر چڑھا لائیں گے۔ یہ سب محض لاف زنیاں ہیں جن کی ہوا آزمائش کی پہلی ساخت آتے ہی نکل جائے گی۔

آیت 14

- آیت کا سبق یہ بھی کہ

جن لوگوں کو صرف منفی مقصد نے متحد کیا ہو وہ زیادہ دیر تک اپنا اتحاد باقی نہیں رکھ پاتے کیونکہ دیر پا اتحاد کے لیے مثبت بنیاد درکار ہے اور وہ ان کے پاس موجود ہی نہیں

اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

اے اللہ ! ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے اور ہماری اصلاح فرما اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں (گناہوں کے) اندھیروں سے (ہدایت کی) روشنی کی طرف نجات دے (آمین)